Rohtas Mahila College , Sasaram

Dr. Shahla Bano
Dept of Urdu

Course:-B.A part III Hons paper 5th(2019-20)
Book:- Urdu ki ibtedai Nashw-o-noman mein Sufiya-e-Karam ka kam
Topic:-Zuban ki tareekh me Dakkan ki Ehmiyat

Scanned with CamScanner

اُردو کی ابتدائی نشو و نما اور صوفیائے کرام

وقتی ضرورتیں کبھی کبھی کس طرح مستقل نوعیت کی چیزوں کو جنم دیتی ہیں اس کی ایک مثال اگر اردو زبان کی پیدائش ہے تو دوسری مثال اس کی ابتدائی نشو و نما ہے۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی فرد یا طبقے کی بعض ترجیحات کسی خاص زبان کے ساتھ وابستہ ہو جاتی ہیں۔ بظاہر اس فرد یا طبقے کا مقصد زبان کو ترقی دینا نہیں بلکہ اپنے مفادات کا حصول ہوتا ہے۔ لیکن اس کی کوششوں سے غیر محسوس طور پر اُس زبان کی ترقی کی راہیں ہموار ہوتی ہیں جسے وہ اپنے وسیلے کے طور پر استعمال کر رہا ہوتا ہے۔ یہی صورت اردو کی ابتدائی نشو و نما میں بھی دکھائی دیتی ہے۔

صوفیائے کرام کے سامنے ایک وقتی ضرورت تھی۔ ان کا اصل مقصد اعلائے کلمۂ حق تھا اور وہ پیغام حق سنانے آئے تھے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے یہ ضروری تھا کہ وہ عوام کے دلوں میں اپنی جگہ بنائیں اور ان کے دکھ درد کو سمجھیں۔ مقامی ملی جلی زبان جو آگے چل کر اردو کہلائی اس مقصد کے حصول میں کافی معاون ہو سکتی تھی۔ اس لئے صوفیائے کرام نے اس کی طرف توجہ کی۔ اسے بے شمار عوامی الفاظ سے مالامال کیا اور نئے نئے الفاظ ڈھالے۔ اس کے جمہوری مزاج کا لحاظ کرتے ہوئے صوفیائے کرام نے اس میں وسعت پیدا کی اور اسے وسیلۂ اظہار کے طور پہ استعمال کیا۔ اس طرح ایک وقتی ضرورت زبان کے مستقل استحکام کا سبب بن گئی۔

صوفیائے کرام کا بنیادی مقصد

یہاں ایک سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ صوفیائے کرام کے بعد آنے والے مسلم سلاطین کا اسلام کی اشاعت

Scanned with CamScanner

کرتے پر۔ بالواسطہ یا بلاواسطہ تیار کیا اور پھر ایک عرصے تک اس ملک میں حکمرانی کی لیکن ابتدا میں انہیں کس طرح کے حالات کا سامنا کرنا پڑا؟ ان سوالوں کا جواب تلاش کرنا چاہیں تو ہماری نگاہیں خود بخود صوفیائے کرام کی طرف اٹھتی ہیں جنہوں نے پیغام حق کو پھیلانے کے لیے توسیع سلطنت کا طریقہ کار اختیار کیا۔ بظاہر ان کا کوئی تعلق مسلم سلاطین کی فتوحات سے نہ تھا مگر بالواسطہ طور پر انہوں نے ایک ماحول تیار کیا اسلام کو دور دراز کے علاقوں تک پھیلانے اور اسلامی سلطنت کی سرحدیں وسیع کرنے کا کام ظاہری طور پر تو ان سلاطین نے ہی انجام دیا جو ان صوفیائے کرام کے بعد ہندوستان میں آئے مگر صوفیائے کرام کو ہم مقدمۃ الجیش یا ہر اول دستے سے مثال دے سکتے ہیں۔ وہ بادشاہوں کی آمد سے پہلے ہندوستان میں آئے اور انہوں نے بعد میں آنے والے حکمرانوں کے لیے سازگار اور خوشگوار ماحول تیار کیا۔ ان کے پاس کوئی مادی طاقت بھلے ہی نہ ہو مگر وہ اخلاقی اور روحانی قوتوں سے مالا مال تھے اور یہی قوتیں عوام کے درمیان انہیں مقبول بنانے میں معاون ثابت ہوئیں۔

صوفیائے کرام نے عوام کے دلوں میں اپنی جگہ بنائی۔ عوام کے قریب جاکر انہیں نہ صرف اپنے اخلاق سے متاثر کیا بلکہ اعلیٰ اخلاقی صفات کی تعلیم بھی دی۔ جن لوگوں کے درمیان وہ زندگی کے شب و روز گزار رہے تھے وہ مذہبی عقائد کے اعتبار سے صوفیائے کرام کے قریب آئے ہوں یا نہیں مگر ان کے کلچر اور ان کی تہذیبی قدروں سے یقیناً متاثر ہوئے۔ صوفیائے کرام ایک مخصوص کلچر کے مبلغ تھے جس میں مقامی لوگوں نے بڑی کشش محسوس کی اور بہت جلد اسے اپنا لیا۔ یہ ایسا کلچر تھا جس میں اسلامی تہذیب کے نمائندہ عناصر موجود تھے لیکن مذہب کی کئی غیر ضروری پابندیوں سے انحراف بھی کیا گیا تھا۔ بعد میں آنے والے مسلم سلاطین جو کلچر اپنے ساتھ لائے اس کے بہت سارے رنگ صوفیائے کرام کے اختیار کردہ کلچر میں موجود تھے جس سے مقامی لوگ آشنا ہو چکے تھے۔ اس طرح صوفیاء کے بعد آنے والے مسلم حکمرانوں کو بالکل اجنبی فضا کے بجائے ایک مانوس ماحول ملا جو ان صوفیاء کا بنایا ہوا تھا۔ گرچہ مسلم سلاطین کے دربار سے صوفیا کا زیادہ واسطہ نہ رہا۔ دوسری طرف مقامی آبادی کو بھی باہر سے آنے والے بالکل اجنبی نہیں محسوس ہوئے۔ اسی طرح

Scanned with CamScanner

قربت کا جذبہ دونوں طرف بیدار ہوا جو کسی بھی نئی حکومت کے استحکام میں خاصا معاون ہوتا ہے۔

اردو ایک اہم وسیلۂ اظہار

یہاں پھر ایک سوال ہمارے سامنے آتا ہے کہ صوفیائے کرام نے اپنی تہذیبی اور اخلاقی روایتوں یا اپنے مذہبی عقیدوں کی توسیع کے لئے اردو زبان کو ہی وسیلۂ اظہار کے طور پہ کیوں استعمال کیا؟ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ ان کے لئے اظہار خیال کا ذریعہ فارسی یا عربی زبان نہیں ہو سکتی تھی کیوں کہ مقامی آبادی ان زبانوں سے واقف نہ تھی۔ اب انہیں کسی نہ کسی مقامی زبان کا انتخاب کرنا تھا اور ان کی نگاہ 'اردو' کی ابتدائی شکل پہ ٹھہر گئی کیوں کہ ایک تو اردو بنیادی طور سے عوامی اور جمہوری زبان تھی اور اس کی پیدائش ہی عوامی تقاضوں کے تحت ہوئی تھی، اس لئے عوام سے قریب ہونے کے لیے اس کی افادیت ظاہر تھی۔ دوسرے یہ کہ اپنے مقامی رنگ کے باوجود یہ زبان فارسی اور عربی سے کچھ نہ کچھ قربت رکھتی تھی۔ اور صوفیاء کو اسے اختیار کرنے میں آسانی ہوتی تھی۔

یہ بات میں نے ابتدا ہی میں ظاہر کر دی ہے کہ صوفیائے کرام کا اصل مقصد اسلام کی تبلیغ و اشاعت تھا اور اس کے لیے ان کا بنیادی طریقۂ کار مسلم سلطنتوں کا قیام اور ان کا استحکام تھا۔ مگر یہ حکومتیں اسی وقت پائدار اور مستحکم ہو سکتی تھیں جب عوام میں اطمینان اور ملک میں امن و چین ہو۔ یہ امن و سکون اعتماد کی فضا پیدا کیے بغیر ہاتھ نہیں آتا اور اعتماد کی فضا پیدا کرنے کے لیے ملک کے مختلف طبقے کے لوگوں سے ان ہی کی زبان میں بات کرنا ضروری ہے۔ بادشاہوں سے پہلے تو ان فقیروں کو ہی ایک اجنبی ملک کے عوام اور ان کے رسوم و رواج کا سامنا کرنا پڑا۔ اور انہوں نے اعتماد کی فضا قائم کرنے کے لیے اس نئے ملک یعنی ہندوستان کے عوام کی زبان سیکھا اور اسی زبان میں لوگوں سے باتیں کرتے رہے۔ مولوی عبدالحق لکھتے ہیں:-

"دلوں کو ہاتھ میں لانے کے لئے سب سے پہلے ہم زبانی لازم ہے۔ ہم زبانی کے بعد

Scanned with CamScanner

ہم خیالی پیدا ہوتی ہے۔ درویش کا تکیہ سب کے لیے کھلا تھا۔ بلا امتیاز ہر قوم و ملت
کے لوگ ان کے پاس آتے اور ان کی زیارت اور صحبت کو موجب برکت سمجھتے۔ عام و خواص کی کوئی
تفریق نہ تھی۔ خواص سے زیادہ عوام ان کی طرف جھکتے تھے۔ اس لیے تلقین کے لیے انہوں نے
جہاں اور ڈھنگ اختیار کیے ان میں سب سے مقدم یہ تھا کہ اس خطے کی زبان سیکھیں
تاکہ اپنا پیغام عوام تک پہنچا سکیں۔ چنانچہ جتنے اولیاء اللہ سرزمین ہند میں آئے یا یہاں
پیدا ہوئے وہ باوجود عالم و فاضل ہونے کے خواص کو چھوڑ کر عوام سے انہیں کی بولی
میں بات چیت کرتے اور تعلیم و تلقین فرماتے تھے۔

صوفیائے کرام کے اس طریقۂ کار کا زبان کی پسند و ناپسند سے کوئی تعلق نہ تھا۔ انہوں نے تو
بس اردو کو بہتر وسیلۂ اظہار سمجھ کر یہ انداز بیان اختیار کیا تھا لیکن ان کی غیر ارادی اور غیر شعوری کوشش
اردو زبان کے فروغ کا سبب بن گئی۔ مقامی لوگوں کے قریب آنے، ان میں گھل مل جانے اور
بعد میں آنے والے مسلم سلاطین کی راہ ہموار کرنے کی جو کوششیں صوفیائے کرام کی طرف سے
ہوئیں ان کے سبب غیر شعوری طور پر زبان کا ایک ایسا معجون مرکب تیار ہو گیا جس سے اردو
کے ذخیرۂ الفاظ میں غیر معمولی وسعت پیدا ہو گئی۔

Scanned with CamScanner